سری ناگیش کیش دھاری مہادیوجی کی کرپا سی

نظم ارجمند علاوہ تعریف و استت مین گوربواد سری مہادیوجی سوانکے بس مرغوب و دلخواہ سمع

گوربواد

نتیجۂ فکر بلند شاعر نکتہ زای منشی رام سہای صاحب متخلص تمنا لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور مین بخوش اسلوبی طبع ہوا

سری گنیشائے نمونمہ

نام شیوجی جو ورد لب ہو جائے
ہو سری گورکا جو دل کو خیال
شبھ سو شبھ ہیں جو اور ڈھنگی
جیسے گوری میں ویسے شیو ہیں

رخصت کا منہ تب ہو جائے
ہیں آئے بیکل رنج و ملال
گور ہیں ہر خدا خوش آہنگی
گل گلشن یہ گر تو وہ بو ہیں
اور تمنا جھکا کر فرق نیاز

اب مطلب کا حوصلا نکلے
نام سے انکے نامور ہو بشر
دونوں ذاتیں بہار سارنگ ہیں
انہیں دونوں کا دھیان دل میں ہے
اس کتھا کو خوشی سے کر آغاز

ہم مہادیو کی صدا نکلے
ذکر سے انکے باخبر ہو بشر
آدی کار و بار عالم ہیں
وہی ربط آب گل میں ہے

سری گورکا عبادت کرنا اور شیوجی کا بھیس بدل کر امتحان لینے کو آنا

تا گور کیوں نہو مرا ہمدم
کی یہ تقریر اے خجستہ سیر
نکلے گر رسم و راہ کی صورت
گور نے جوش میں کہا دل سے
ماں کے پاس میں بیٹھ کے
ہوئی آخر کو بعد فکر خیال
تھوڑے سن میں جھیلنا سختی

یوں کہا شیوجی کی تاپسیا
آپ بیشک ہیں قابل شنکر
خوب ہو گی نباہ کی صورت
کی اجازت طلب پتا سے
لو وہی تقریر مدعا کی پھر
ہو ریاضت کا کام سخت ملک
ہوگی کب شاہ جان سختی

نار دل کے فرزند غم دوس
وہ اگر ہے قدیر عالم ہیں
ہو تمنا جو خود بدولت کی
باپ بولا کہ عذر کیا ہے یہیں
نکلے منا یہ کلمہ پر جوش
تم ہو نازک تمہارا کیا دل ہے
نہیں قابل جفاکشی کے دن

باادب ہو کے جا کے گور کہے
آپ بھی مانگ کے کیا کم ہیں
کیجیے فکر کہ عبادت کی
تم ہمارا ہی توسلا ہیں
شکل تصویر ہو گئی خاموش
بادخیمی وہ تھا مشکل پر
کھیلنے کودنے کے ہیں یہ دن

ہان اگر آسمین کدو کاوش ہو
خبر گوری ذرا مطلب لی
دل و جان عبادت شیو کی
سری نارد نی پیش شیو شنکر
بولا ہم گل کیون بےحال ہو
ہو سدا شیو کا عشق اپنی پلا
بولی اپنا یہ گر سین خود چل
بیگمان جلوہ فکر شمبھو ہے
ہنس کو زاغ سے کہان نسبت
بنگ پی پی کے رہتی ہین بدمست
جسم پر راکھ ادا قد ہی
گوری نے جو یہ سنین باتین
تم اگر دیکھ پاتی شیو جی کو
شیو وہ ہین جنکی بات بالا ہی
نوجوان اہل عشق و ناز ہیں وہ
سنکے یہ بات ہو گئین برہم
امتحان لیکے شیو نی دی کا

کون پھر مانع پرستش ہو
آرزو نی پناہ مطلب لی
کہون مطلوب الفت شیو کی
آگ دی ان عبادتون کی خبر
کیون ہو تو شل چار گھل گھل کر
دین دل جانسے نام پر شیدا
کیا عجب ہے جو شیو ہون پیدا
عشق خسار چشم و ابرو ہے
دشت کو باغ سے کہان نسبت
بسکہ ساجد ہے بے طاقت ہست
جو ہین ہر دو نکا طرز بھی بدتر
بولین بس بس نہ اب کرو گفتگو
ہوتی لو لجھن پھر کبھی جسکی
مرتبہ انکا سب سے اعلیٰ ہی
دیوتاؤن مین سرفراز ہین وہ
ہم نشینو نسے بولین باصد غم
پردہ کھولا دل حقیقی کا
دل سے عشاق ہو گئین راضی

جسم گنگ شیو زکی عبادت ہو
سب وتارا لباس حق تعین
فکر شیو جاری پھر ہوئی ہوین
تھا جو منظور شیو کو سکت کیا
گور تو چپ تھین صورت تصویر
ہر عبادت اسی سبب سے پسند
گور بولین کہا سو وصفات ہیں
سنکے یہ بات بول اٹھا جوگی
تم تو ہو ماہ چرخ دلداری
آنکھین پر قہر ہونی ہو تیغ
تو وہ دیوش ہین نہ صاحب علم
کیسے گستاخ ہے یہ یا تم ہو
تم اگر دیکھ لو نہین کہین پاتے
افتخار جہان ہے ذات انکی
خلق پر انکی مہربانی ہی
ایسے جوگی کو ٹال دو یہانسے
جلوہ خاص اپنا دکھلایا
سنگئی کلفت غم راضی

ہو ہین تم مائل ریاضت ہے
خاک تن کو بنایا اپنا لباس
بیخودی مین بسر ہوئی ہو مین
سنکے سنیاسی جی نے گور کی بات
ہم نشینون نے کی مگر تقریر
پیر ابھی تک ہے باب مطلب بند
راست ہی میری ہمنشینو کی بات
لیتے شمبھو سے نفع کیا لوگی
وہ سیہ فام اور جٹا دھاری
لسا انداز پر کدورت ہی
نہین مطلق خیال الفت و حلم
کیسے اہل جفا گدا تم ہو
آنکھین کھلتا نہین ہوش آجاتے
امتیاز زمان ہی بات انکی
کون دنیا مین انکا ثانی ہی
خار آسا نکال دو یہان سے
نقد امید گور نے پایا

پیغام بھیجنا مہادیوجی کا ہمنچل کو شادی کیواسطے

راہ مطلب بخشنے والی ہے
نظم اسطرح ذکر عالی ہے

گورجی وانسے اپنے گھر گئیں
لب پہ شادی کا ماجرا لائیں

پدر گور سے پیام کہو
جو کہوں میں وہ لاکلام کہو

نسبت کہو جو گور وانہ ادھر
پہنچو جاکر در ہمنچل پر

کہ ہمنچل ذی عزّ ہی مہاراج
شیو ہیں خود دیوتاؤں کے سرتاج

آنکے تم ہوں کہ گھر منور ہو
شاد و مسرور میری دختر ہو

آنکے شمبھو کی خوب کی تعریف
چشم و ابرو کی خوب کی تعریف

رکھکو شاد دیکھ کر جو پاک
ہوا پر نور دیدہ ادراک

رکھکر ہوئے رخصت گیا تب شیو
گویا پوری ہوئی مطالب شیو

بولے نارد ست دو خبر جاکر
حسن ور ہر جہاں ہوں جلوہ گر آکر

میری محفل میں جو نہ آئے گا
خطر راحت نہ پھر اٹھائیگا

شیوجی جب گوشہ پہ ور رہت
سوئے کاشی گئے بعد عجلت

نسبت کہکر گیا شیو ادھر
بولے پیغام لطف دو جاکر

دم الفت وہ جان سے بھریں
گور کا بیاہ میرے ساتھ کریں

گوش زد کر دیا وہ مژدہ نیک
جوش شادی سے خوش ہوا ایک ایک

او فسادا ماد کرلے مجھکو
ہمنچل دل کا تھم لے مجھکو

نندمنی تھی زن جستہ نہاد
ہونمی مینا کی پاس ہوکر شاد

ماں نے دختر کو پاس بلوایا
جلوہ حسن سب کو دکھلایا

سنگوتی کو دعائیں جب دینے
پایا مطلب ہر اہل مطلب نے

تشنہ تنگ میں جو چور ہوئی
تازہ دل جشن کے سرور ہوئی

چاند سورج زمین سیارے
آئیں محفل میں دیوتا سارے

الغرض نار و خجستہ شعار
سب نے کر آئے مژدہ دربار

مہادیوجی کی برات جانا ہمنچل کے مکان پر

آگے شیوجی کی برات کا
لکھو قلم تو یہی بات بنت کا

در دولت پہ سب ہوئے حاضر
کھلگیا سبکا غنچہ خاطر

دھوم سے شمبھو کی چلی جو برات
ساتھ شیو نکو ملا مذاق حیات

گونجی نقار خانے کی آواز
ساز امید ہوگیا دمساز

پہنچا کانوں میں مژدہ بہبود
دیوتا کے سب ہوئے موجود

بتماشائی تھی اہل اشرف وجود
بزم شادی سجی گئی فی الفور

باجے کا جو خوشی کے بجنے لگے
گویا بادل کہ دل گرجنے لگے

جب برات کی پہونچی منزل پر
اثر خبری ہوا دل پر

خود ہنچل نے جبہ سائی کی
سب اداے رسم پیشوائی کی

دیکھا ہمراہ انکے زیبا ہی
روبرو لطف جلوہ دانہ ہی

جشن دربہا بھی ہمرکاب ہیں جو
روبرو ماہ و آفتاب ہیں جو

جمع دیوتا ہی جلوہ فگن
مہ شمبھو میں سب ہیں گرم سخن

دل مینا میں فکر تھی ہر بار
ہیں شمبھو میں کونسے سردار

نارد تنے میں بول اٹھی مینکا
دیکھو شیو کا وہ آنا ز لشکر

دیکھا مینا نے جو بکلفت و آہ
سانپ شس اور شلن میں ہمراہ

اڑ گئی ہوش کیا یہ صورت ہے
کیسا سامان پر کدورت ہے

ساتھیوں میں نہیں ہے جلوہ ہی
کیسے ابتر ہیں شیو کے ہمراہی

کوئی میسر کوئی برہم ہے
دل لشکر پہ صدمۂ غم ہے

اتنے میں دیکھا سامنے نوشاہ
تو پہ تھا سوار با صد جاہ

ہار گردن میں دیکھ پیچیدہ
دل ہوا جوش غم سے رنجیدہ

خاک تھی رخ پہ تھا نہ گلگونا
رنج اس حال سے ہوا دونا

بولی نارد کو خوب تو قسمت
پایا داماد ایسا باحشمت

لگے مینا یہ کرنے پر غم
ہو گئی مبتلای رنج و ستم

تھی جو صورت بچشم خود دیدہ
ہو گئی بیقرار و رنجیدہ

بولی نارد سے دشمنی کیوں کی
ہائے پر غم مری بنی کیوں کی

پیشتر سے نہ نام کو ٹوکا
میری دختر کو آگ میں جھونکا

شیو کی آئین و نامہ بر تو درا
کرلوں جی بھر کے خون میں بھی گلا

مجھکو کیوں سبز باغ دکھلایا
گھر میں اندھا چراغ دکھلایا

تھی ہنچل کو بھی نہ آسائش
آیا غور ابراے فہمائش

بولا کہ فقط دل سے ناحق
کیسے دل ملول ہے ناحق

شیو میں اتفاق میں حجت بنیاد
اتنے بڑھکر ملیگا کیا داماد

چاہیں جس جس کو دکھائیں پیا
کبھی سایہ نہیں کبھی ہونی ہویدا

عقل عیش کو نہ برہم کر
وہم کو اپنے دل سے تو کم کر

کچھ نہ مانی جو بات مینا نے
آکے سمجھایا خوب برہما نے

کہا شیو جی بڑے سخنداں ہیں
قادر حال جن و انساں ہیں

دیوتاؤں کی شان شیو جی ہیں
تن گوری کی جان شیو جی ہیں

انکی نسبت خیال شک فضول
ہو گی کیا شے بجز ملال حصول

بولی مینا کہ دل جلاتے ہو
زخم پر زخم کیوں لگاتے ہو

بار تائی میں اس نصیحت کر
خوب ملتفت ہوئی حقیقت کر

قبل شادی نہ کچھ بھی ذکر کیا
مجھکو پابند دام مکر کیا

گوری نے دیکھکر یہ رنج و فتور
ماں سے تقریر کی بعجز و شعور

جلوہ شیو بڑی فتور سے ہے
دھوکا ناحق یہ تمکو دور سے ہے

انکی صورت جو دلکو بھائی ہے
ہر طرح صورت صفائی ہے

دیکھو چہرہ کی ہر جانب پہ نور
دیکھو آنکھوں میں ہو خوشی کا سرور

مانند دختر کی تھی لگے یہ باتیں / ہو گئی برہم سنا میں صلواتیں
بشن جی نے یہ دیکھا جو حال / تازہ فرمایا کہ گلشن ڈال

غور تو کر کچھ اے عقیدت کوش / بڑھ چلے شمبھو کہ کیون ہو بیہوش
بستی آباد انہیں کر دم ہوئی / قدرت بجا دانہیں کر دم ہوئی

لکب خلاف انکی شکل و صورت / یہ بھی اک شان طرز قدرت ہے
بشن جی کی جو ہستی آخر / ہوئی خاموش وزن دلگیر

باغ مین موسم بہار آیا / دل بیتاب کو قرار آیا
جاگی نار دو شیو کا حال کہا / راز درد و غم و ملال کہا

التجا کی کہ از رہ تعجیل / اپنی صورت کو کیجیے تبدیل
بحر لطف و کرم جو جوش پہ تھا / ابھی خاصے وہ بن گئے دولہا

نوجوان بن گئے بصد خوبی / جنبہ صد تھی شان محبوبی
بھولے بھالے سے وہ تو جو تھے / سرو قد آ گئے انکے سب بن ٹھن

رخ نے سہرے کی شان دکھلائی / سیج جو پوشاک کی بن آئی
رنگ رخ نے یہ رنگ دکھلایا / لطف شادی کا ڈھنگ دکھلایا

جلوہ سہرے سے تھی رونق عید / اپنا جوبن دکھاتا تھا جوبن
ہاتھ مہندی کر لال دست / شکل گل زمرہ گال تھے سر دست

سہرا قد پاک یکتا تھا / سرو موزون کو جو دیکھتا تھا
جھلملی تھیں جو سر پہ گنگا / سر کی تھیں جلوہ گر سری گنگا

ساتھ میں تھا کہیں دو کا جوڑا / آمد آمد کی مچ گئی بس دھوم
جب یہ انداز دیکھے منانے / دل مین گھر کر لیا منانے

شکل داماد کی ہوا دل شاد / لوگ دینے لگے مبارکباد
ہو نہ شیو کی بساعت نیکو / پے بھانور تھا گوری کو

جب ادا ہونے رسم بھانور کی / صاف قسمت چمک گئی گھر کی
دھوم تھی شادی ہونے کی / دیوتاؤن میں شادمانی کی

جبکہ تھی دیوتاؤن کی پرستش / دیکھی برہما نے گوری کی انگشت
تخم برہما سے زمین پہ گرا / دل شمبھو غضب کی سمت پھرا

بولی برہما کہ ہو معاف خطا / ہو گئی مجھ سے صاف صاف خطا
درگزر کر کے جرم برہما سے / بولے کیلاش ناتھ گنگا سے

غسل سے انکو پاک صاف کرو / کچھ نہ سامان انحراف کرو
الغرض غسل کر کے برہما جی / ہو گئی پاک دل بلطف و خوشی

ہوا اس تخم سے جو اک فرزند / شمبھو کو یا دل خرسند
قائم اس کے آسمان پر ہیں / برہم چاری خطاب انکو ہے

الغرض رسم کی جو بھانور کی / خوش طبیعت تھی ذخت لا کی
دیوتا لوگ تھے کمال نہال / خواب میں تھا نہ فکر رنج و ملال

تب ہی تھیں بائیں ... / سب تھی تمام گوری و شمبھو
صف بصف لوگ تھے ... / دیو دھوم دھام میں جھوڑ بڑی

خوش ہمیشہ رہیں یہ دولہا دولہن
کی محقق نے عجز سے تقریر
بارشِ گل ہوئی فلک سے وہین
صدا آواز گورپت اور گور
ای تمنا یہ شکر کا ہے مقام
آگے لکھنے کا کسکو یارا ہے

رہے سرسبز تازہ انکا چمن
شاکرِ لطف خاص ہے یہ حقیر
بس معطر ہوا دماغ زمین
سوے کیلاش گئی فی الفور
کہ یہ ہمت کتہا ہوئی انجام
آپ ہی کا فقط سہارا ہے
شیو ہون عاصی پہ کلام سہاے

رسم شادی سے جب ہوئی فرصت
الغرض لیکے ساز و سامان
تہے جو دولہا دلہن لوگ تمام
حکم پایا کر دیوتا بہی تمام
بحبیب شیوجی نے مہربانی کی
یہ کتہا جو پڑہے پڑہکے سنائے
رہے قائم کلام رام سہاے

پیش آپہونچا ہو موقع رخصت
ہوئی رخصت برات باصد شان
ہر طرف تہی صدای جے جے کار
ہوئے رخصت بعزت و اکرام
تہی مدد رحمتِ بہوانی کی
ای تمنا مراد دل کی وہ ملے

سمپورنم شبہم

قطعہ تاریخ در صنعت زبر و بینات طبعزاد جناب منشی دہنپت راے صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکہ راے صاحب خیرآبادی فرمان نویس سلطانی متخلص بہ مقبول ساکن محلہ نوبتہ واقع شہر لکہنؤ

مطرب خوش نوا بیا مژدہ جانفزا شنو
از پے سالِ ختم او صاف بزیر بینات
باعثِ بخشش و ثواب گوربواہ نظم شد
گفت محقق این شتاب گوربواہ نظم شد
سمبت ۱۹[illegible] راجہ بکرماجیت

ایضاً از حروف منقوطہ

چون محقق این خبر از رہ معتبر رسید
بہر ہواے نظم سال گشت عیان منجمات
بہتر و خوب نظم شد گوربواہ پر بہار
اشرف و دلپذیر گشت گوربواہ یادگار
سنہ [illegible] راجہ شالباہن

خاتمہ

سری مہادیو جی کے فضل سے یہ پوستک مسطورہ منشی رام سہائے تمنا خلف منشی پورنچند بن منشی ایسری پرشاد متخلص بہ شعاعی قوم کایستھ سکسینہ ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ مطبع منشی نول کشور صاحب واقع لکھنؤ محلہ حضرتگنج میں ماہ جنوری ۱۹۰۹ء بار دوم طبع ہوئی

اعلان

حق تالیف بحق مطبع نولکشور محفوظ ہے

فہرست کتب از تالیفات و تصنیفات منشی رام سہائے تمنا مترجم پوتھی ہذا

(۱) رس پنچ ادھیائی (۲) گیتا مہاتم و گنیش چوتھ (۳) رسوم التعلیمات (۴) تقدیری کرشمہ (۵) گلگشت باغ لکھنؤ (۶) احسن التواریخ یعنی تاریخ اودھ (۷) مثنوی خلستان حیرت (۸) یادگار ریاست بھوپال (۹) یادگار ریاست الور (۱۰) نیپال سماچار (۱۱) نظم دلپذیر (۱۲) افضل التواریخ (۱۳) اشرف التواریخ (۱۴) گلدستہ کشمیر (۱۵) گلزار فرنگ (۱۶) نافع صحت (۱۷) شکارنامہ اسد جنگ (۱۸) چمنستان میسور (۱۹) گلدستہ باغ خیال (۲۰) گلدستہ تمنا (۲۱) کرشن لیلا منظوم (۲۲) ہنومان چالیسا (۲۳) نغمہ رامائن اردو (۲۴) بجرنگ ساٹھکا (۲۵) نام کیرتن (۲۶) کرشن چالیسا (۲۷) گوربواہ (۲۸) شیو استت (۲۹) بجرنگ چالیسا (۳۰) ہنومان ساٹھکا فارسی (۳۱) کرشن استت (باقی مختلف تذکرے جو ابھی لکھا ہو کر طبع نہیں ہوئے)۔